

## مقدمہ

شریعت اسلام کے نقطہ نظر سے ہر ایسے ایسے علم پر جس میں غیب دانی کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے ایک مسلم کا یہ عقیدہ رکھنا کہ الغیب عند اللہ نہ صرف ضروری بلکہ فرض ہے چنانچہ اس حیثیت سے میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يُعَلِّمُهَا إِلَّا هُوَ اور اس میں کسی تلخ شریعت محمدیؐ کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ انسان لطائفِ سرمدی میں سے ایک لطیفہ ہے۔ برتر سے برتر اور بہتر سے بہتر صفت اس میں موجود ہے۔ ملکوتیت تک کے مدارج کے طے کرنے کا اس کو اہل بنایا گیا ہے اسی بنا پر حکمائے قدیم نے انسان کو عالم کبیر سے مشابہ کر کے بتایا ہے کہ وہ سب عجائبات و خرائب جو عالم کبیر میں پائے جاتے ہیں انسان بذات خود ان سب کا مجموعہ ہے۔ اس نسخہ جامعہ میں وہ سب چیزیں پائی جاتی ہیں جو عالم علوی میں ہیں۔ مثلاً عالم کبیر کو تین اقسام پر تقسیم کیا ہے۔ اول عالم عناصر جس سے عالم سفلی مراد لیتے ہیں دوسرے عالم افلاک می عالی ہے۔ تیسرے وہ عالم جو عالم افلاک سے علوئہ ہے جس سے مجردات عقول وغیرہ مراد ہیں۔ اسی صورت سے انسان کو دیکھئے اس میں بھی بجائے تین عالموں کے یہ تین چیزیں موجود ہیں۔ سر، قلب، معدہ۔ معدہ میں غذا مضمم ہو کر

۱۔ خدا ہی کے پاس غیب کی گنجائش نہیں ان کو کوئی نہیں جانتا بس اسی کو علم ہے۔